مدیر کے نام

جیلانی کامران ' لاہور

"مسلم معاشرہ' خاندانی منصوبہ بندی اور معاشی ترقی" (اگست ۲۰۰۰ء) میں آپ نے بڑی خوش اسلوبی سے خاندان کے بنیادی حق کا ذکر کیا ہے۔ حکومت اور عطیہ عنایت اللہ اور این جی اوز کے حوالے سے جس مغربی ثقافتی یلغار کا تذکرہ کیا ہے وہ قابل تعریف ہے۔ گذشتہ دنوں یہاں امریکہ سے پروفیسر آغا خالد سعید تشریف لائے تھے۔ انھوں نے اپنے ایک لیکچر میں بتایا کہ امریکی ریاست کیلی فورنیا میں سفید فام آبادی کے مقابلے میں غیر سفید فام لوگوں کی تعداد بڑھ رہی ہے اور ۲۰۰۳ء تک کیلی فورنیا میں غیر سفید فام باشندوں کی اکثریت ہو جائے گی۔ مغربی تہذیب کے دانش وروں کے اندیشے اپنی کم شرح تولید کے بارے میں ہونے چاہییں نہ کہ دنیا بھر کی ماؤں کو بنجر بنانا ان کا مطمح نظر ہونا چاہیے۔ اگر ضبط تولید کو زبردستی کمزور اور مفلس گھرانوں میں ٹھونسا جائے تو یہ گھرانے کے تقدس کی پامالی ہوگی۔ افسوس کا مقام یہ ہے کہ ہمارے اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد بھی مغربی رویوں کے آگے جھکنے کے عادی ہو چکے ہیں۔ ہر معاشرتی مسئلے کا حل مسلم تہذیب کے دائرے میں ہونا ضروری ہے۔ لیکن بعض اوقات محسوس ہوتا ہے کہ مسلم تہذیب کے نمایندے بھی جبر اور یک طرفہ انداز فکر کو نافذ کرنے کی سعی کرتے ہیں۔ میں آپ کی تحریروں کا مداح رہا ہوں اور خاص طور پر اسلوب کا۔ جو معیار ترجمان القرآن نے اپنایا ہے وہ اردو ادب کی مذہبی نثر کے لیے ایک تاریخ ساز سرمایہ ہے۔

صابر نظامی ' قصور

پروفیسر عبدالمغنی کے مضمون "مستقبل کا منظرنامہ" (اگست ۲۰۰۰ء) میں مستقبل کے عروج و زوال کی ایک پوری داستان ہے اور کچھ پیش گوئیاں بھی کی گئی ہیں۔ لکھا ہے: "اقبال کی نظم اور مودودی کی نثر آج کی دنیا کی بہترین نظم و نثر ہے۔ دونوں پر قرآن مجید کے لافانی اعجاز بیان کا پرتو ہے"۔ کیا ہی اچھا ہو کہ علامہ اقبال کے لٹریچر کو تحریک اسلامی کے لٹریچر میں شامل کیا جائے اور فارسی لٹریچر کو اردو میں منتقل کیا جائے۔ علامہ صاحب کی کتاب علم الاقتصاد اسلام کے معاشی نظام کے لیے راہنما ہے۔ تشکیل جدید کے بعض مضامین بھی تحریک اسلامی کا سرمایہ ہو سکتے ہیں۔

خلیل الرحمان ' گجرات

تہذیب جدید یا تہذیب مغرب کے حوالے سے ترجمان القرآن کے مضامین میں کچھ یکسانیت کا احساس ہونے لگا ہے۔ مغربی تہذیب کے اندر فساد و انتشار کے واقعات' حالات اور مسائل پر تبصرے شائع کیے جائیں' مثلاً اوکلوھوما اور اٹلانٹا میں فائرنگ کے واقعات جیسے عمرانی مسائل پر مقالے شائع کیے جانے چاہییں۔ دل چاہتا ہے کہ ہمارے مصنفین مغربی فلاسفہ کی ریسرچ اور تحقیق' مستقبل کے حالات کی پیش گوئیوں کے ساتھ ساتھ اپنی تحقیق اور پیش گوئی کو رواج دیں۔ مغربی نمایندے جان جوکھوں میں ڈال کر خبریں لاتے ہیں' اللہ کرے کہ ایک وقت آئے جب کوئی بڑی اسلامی نیوز ایجنسی بنے اور کوئی ٹی وی چینل میسر آسکے جس سے دنیا کے سامنے اصل حالات اور واقعات آسکیں۔

محمد اسلم اعوان 'گوجرانوالہ

"شفاخانے' مسلمانوں کی طبی خدمات" (جولائی ۲۰۰۰ء) بہت کھٹکتا ہے۔ ایسے مضامین کی جگہ "ہمدرد صحت" جیسے طبی رسالہ جات ہیں نہ کہ فکر اسلامی اور احیاے اسلام کے لیے مختص جرائد---!

ناصر علی خان' بریکوٹ' سوات

"شفاخانے" (جولائی ۲۰۰۰ء) کی یہ معلومات کہ صحت یابی کے بعد مریضوں کو سفر خرچ کے علاوہ طاقت کی بحالی اور روزگار کے حصول تک شفاخانوں سے وظیفہ ملتا تھا' بڑی دل لگتی ہیں۔ اگر مزید تفصیلات سامنے آتیں تو ہمارا سر فخر سے مزید بلند ہو جاتا کہ مسلمانوں نے وہ خدمات انجام دی ہیں جو مغرب ۲۱ ویں صدی میں بھی انجام نہیں دے سکا ہے۔

محمد قاسم 'گوجر خان

"مخلوط انتخاب اور خاندانی منصوبہ بندی" جیسے موضوعات پر ترجمان القرآن نے قلم اٹھا کر قوم کا حق نصیحت ادا کیا ہے۔ خاندانی منصوبہ بندی کے حوالے سے سرکاری پالیسی پر علما کا بھی وہ ردعمل نہیں آیا جو آنا چاہیے تھا۔ اس ضمن میں اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ پہلی بار سامنے آئی ہے۔ حکومت اپنے اس ادارے سے ہی رہنمائی حاصل کرے!

عبدالجبار شاکر' لاہور

انفارمیشن ٹکنالوجی کی اہمیت اور اثرات روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں۔ حکومت بھی اس طرف بھرپور توجہ دے رہی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ نئے پیش آنے والے حالات کے بارے میں اسلام کا نقطۂ نظر مربوط' موثر اور مدلل انداز میں پیش کیا جائے۔ کیا یہ مناسب نہ ہوگا کہ آپ کے رسالے میں انفارمیشن ٹکنالوجی کے حوالے سے ایک مذاکرے کا اہتمام کیا جائے جس میں قدیم و جدید اہل علم حصہ لیں۔